السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہ کہ مسمی شوکت علی ولدتاج دین قوم لوہارسکنہ جانی والا تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ کا ہوں یہ کہ مجھے ایک شرعی مسئلہ دریافت کرنا مقصود ہے جوذیل عرض کرتا ہوں ۔

میری بیٹی مسمات شگفتہ بی بی کانکاح مسمی اقبال عرف لال ولد منظورقوم لوہارچک نمبر 630 جالب کا تحصیل جڑانوالہ فیصل آباد سے عرصہ تقریبا 2 سال قبل کردیا تھا۔جب کہ مسمات اپنے خاوند کے ہاں 8 ماہ وقفہ وقفہ سے آبادرہی ۔ دوران آبادگی معلوم ہواکہ خاوند اقبال عرف لال نامرد ہے حق زوجیت ادا نہیں کرسکتا ہے ۔ خاوند نے علاج وغیرہ بہت کروایا مگر کامیاب نہ ہو سکا۔ مسمات شگفتہ نے اپنے والدین کو بتایا کہ خاوند نامرد ہے جبکہ مسمات شگفتہ بی بی کے باپ نے بھی علاج وغیرہ بہت کروایا مگر لڑکا تندرست نہ ہوا۔اب مسماۃ مذکورہ کوایک سال 4 ماہ کا عرصہ ہوچکا ہے کہ والدین کے ہاں رہ کر گزراوقات کررہی ہے مگر خاوند آج تک تندرست نہ ہوا ہے انہوں نے پہلے بھی علاج کروایا ہے مگر وہ علاج کروانے کے باوجود بھی ٹھیک نہیں ہوا ہے مگر مسماۃ کے باپ نے لڑکے کے تایا جان اورچچا جان کو بھی کہا کہ لڑکا نامرد ہے وہ ٹھیک نہیں ۔ ہے اب مفتی صاحب سے سوال ہے کہ شرعا میرے لئے کیا حکم ؟ کیا میری بیٹی شرعا نکاح جدید کی حقدار ہے یا نہیں ؟ مجھے شرعا مدلل جواب دیں کذب بیانی ہوگی تو مسائل خود ذمہ دار ہوگا۔ (سائلان : شوکت علی، شگفتہ دختر شوکت علی سکنہ جانی والا۔ ننکانہ ضلع شیخوپورہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال ، یعنی اگرشوہر مسمی اقبال عرف لال ولد منظورقوم لوہارنامرد ہے اورسال بھرعلاج معالجہ کے باوجوداسکی قوت مجامعت بحال نہیں ہوئی تواسے چاہیے کہ وہ بیوی مسمات شگفتہ بی بی دختر شوکت علی لوہارکو طلاق دے کراپنے حبالہ عقد سے آزاد کردے ۔ بصورت دیگر مسماۃ مذکورہ کوفیملی کورٹ کے جج عدالت میں مرافعہ کرکے نکاح فسخ کرالے اورحاکم کونکاح (میاں بیوی میں تفریق) کی ڈگری جاری کرنے کا شرعا حق حاصل ہے ۔ قرآن مجید میں ہے :

وَلَا تُمۡسِكُوهُنَّ ضِرَارٗا لِّتَعۡتَدُواْ ۚ ... البقرة ۲۳۱

،،انہیں (بیویوں کو) تکلیف پہنچانے کی غرض سے وزیادتی کےلئے نہ روکواور جو شخص ایسا کرے اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔''

جمہورعلمائے اسلام نے کہا ہے کہ جب شوہر اپنی منکوحہ بیوی کوواجبی نان ونفقہ دینے سے قاصر ہو تو بیوی کواس آیت کریمہ کے مطابق فسخ نکاح کا شرعا حق ہے اورنان ونفقہ دنیوی حق ہے اورزنا سے بچنا ضروری ہے ۔کہ وہ اللہ کا حق ہے اس لئے بیوی کواجازت فسخ نکاح حاصل ہے : قد ذھب جمھور العماء اھل العلم من الصحابة فمن بعد ھم إلی أنه یفسخ النکاح بالعیوب وقد روی عن علی وعمر وابن عباس انھا لا ترد النساء إلا بأربعة عیوب الجنون والجذام والبرص والداء فی الفرج والرجل یشارک المرأة فی الجنون والجذام والبرص تفسخه المرأة بالجب والعنة (1) نیل الاوطار ج6 ص157 وفتاوی نذیریہ ج3 ص 549

سے روایت ہے کہ چار عیوب سے عورت کوچھوڑا جاسکتا ہے ۔ا۔ دیوانگی ۔ جمہوراہل علم صحابہ کرام اوربعد کے تابعین کا مذہب ہے کہ عیوب کی وجہ سے فسخ نکاح جائز ہے ۔ حضرت علی، حضرت عمر اورحضرت ابن عباس 2۔ کوڑھ۔ 3۔ پھلبیری اور فرج کی بیماری اور مرد پہلی تینوں میں شریک ہے اوراگر مرد نامرد ہویا اس کا ذکر کٹا ہوا ہو تو عورت بھی فسخ نکاح کرسکتی ہے ۔

مولانا عبدالحی حنفی ارقام فرماتے ہیں :

عن عمر أنه قضی فی العنین أن یوجل سنة أخرجه عبد الرزاق والدار قطنی ومحمد بن الحسن فی کتاب الآثار وفی روایة فلما مضی الأجل خیرھا فاختارت نفسھا ففرق بینھما ونحوه (2) اخرجه ابن ابی شیبه عنه وعبدالرزاق عن علی وابن ابی شیبه وعبدالرزاق والدار قطنی عن ابن مسعود، باب العنین عمدة الرعایة حاشیہ نمبر 2 شرح الوقایہ ج2 ص 142.

نے نامرد کے متعلق یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس کوایک سال کی مہلت دی جائے تاکہ تسلی سے وہ علاج کرواسکے ، اس کو عبدالرزاق اوردار قطنی نے روایت کیا ہے اورامام ابوحنیفہ کے شاگرد امام محمد نے اپنی کتاب کہ حضرت عمر نے عورت کواختیار دیت کہ مرضی ہوتو خاوند کے پاس آبادرہ مرضی ہونہ رہ ۔ تو عورت نے رہنا منظورنہ کیا ۔لہذا حضرت عمر الاثار میں روایت کیا ہے اورایک روایت میں ہے کہ جب سال کی مہلت گزرگئی تو حضرت عمر سے اسی طرح روایت کیا ہے ۔ اسی طرح امام محمد بن اسماعیل الامیر نے سے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اورعبدالرزاق اوردار قطنی نے عبداللہ بن مسعود نے ان کے درمیان جدائی کروادی ۔ اس طرح حضرت عمر کا یہی فیصلہ روایت کیا ہے ۔ کہ ایک سال کی مہلت دی جائے ۔ (سبل السلام شرح بلوغ المرام ج3 ص 138، 136) مگر سال کی اور حضرت عبداللہ بن مسعود بلوغ لمرام کی شرح سبل السلام میں حضرت عمر فاروق مہلت کی اس صورت میں ضرورت ہے جب پہلے اس نے اپنا علاج کروایا ہو اگر کوشش سے اپنا علاج پہلے کرواچکا ہے ، جیساکہ سوال نامہ میں اس کی تصریح موجود ہے اور صحت نہیں ہوئی تو اب اسے مزید مہلت دینا فضول اور بے سود ہے ، لہذا شگفتہ بی بی فوراعدالت مجازسے اپنا نکاح فسخ کروالے یا بذریعہ پنچائت تفریق کرالے اوربعد از عدالت اپنے شرعی ولی کی اجازت سے اپنا نکاح کسی اورمرد سے کرلے ۔ مجاز اتھارٹی کی اجازت اور توثیق بہر حال ضروری ہے مفتی کسی قانونی سقم کا ہرگز ذمہ دار نہ ہوگا یہ فتویٰ بشرط صحت سوال تحریر کیا گیا ہے ۔

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ محمدیہ](#)

ج1ص763

محدث فتویٰ